"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ربوہ

تحریک جدید

ماہنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ ۱۳۵۴ ہش — فروری ۱۹۷۵ء

— ایڈیٹر —

نسیم سیفی

2

1975

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

تبلیغ ۱۳۵۴ھش

(فروری ۱۹۷۵ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان ——— پانچ روپے

فی پرچہ ——— پچاس پیسے

بیرونی ممالک (بحری ڈاک) ——— ایک پونڈ

" " (ہوائی ڈاک) ——— دو پونڈ

ترتیب

- جماعت کی عزت۔ جماعت کا وقار (اداریہ) صـ۲
- عملِ صالح ... صـ۴
- اخبارات و رسائل صـ۵
- کاروانِ اسلام صـ۱۰
- ماوریٰ (نظم) صـ۲۱
- تبصرہ صـ۲۲
- اشتہارات صـ۲۳

پبلشر :- عبداللطیف خان

پرنٹر :- سید عبدالحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر :- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۶۷۶

کتابت :- حمید الدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۱ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۲ ۵

تبلیغ ۱۳۵۴ھ ش

(فروری ۱۹۷۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادارہ

جماعت کی عزّت۔ جماعت کا وقار

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریکِ جدید کا آغاز فرماتے ہوئے جماعت کو نصیحت کی تھی کہ:-

"آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزّت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔"

یہ نصیحت حضورؓ نے ۱۹۳۴ء میں فرمائی تھی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جو لوگ حضور کے مخاطب تھے انہوں نے نہ صرف جماعت کی عزّت بچائی اور وقار کو قائم رکھا بلکہ ایک دُنیا جانتی ہے اور ہمارا مخالف تو ہم سے بھی زیادہ محسوس کرتا ہے کہ عزّت اور وقار میں چار چاند لگا دیئے۔ ۱۹۳۴ء میں جس منزل پر جماعت پہنچی ہوئی تھی اس سے آگے کی بہت سی منزلیں طے کر کے جماعت اب ایک ایسی قابلِ رشک منزل میں آگئی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی

حمد میں دل ہر لحظہ مصروف ہیں اور جن لوگوں نے اس عرصہ میں وقت، مال اور جان کی قربانیاں دی ہیں ان کے لئے بیساختہ دل سے دعا نکلتی ہے۔

اب یہ ذمہ داری ہم پر آپڑی ہے یہاں سے جماعت کو آگے لے جانا، اس کی عزت کو بڑھانا اور اس کے وقار کے پرچم کو اونچے سے اونچا لے جانا ہمارا کام ہے ہم یہ کام صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہی سے کر سکتے ہیں ہمیں اس کام کو سرانجام دینے کے لئے دعا اور تدبیر کی ضرورت ہے۔ آیئے ہم دعائیں بھی کریں اور تدبیر بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت پر اس مقصد کو احسن طریق پر حاصل کرے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے تعلق رکھتا ہے اور جس کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ نے نہ صرف پیش خبریاں دے رکھی ہیں بلکہ وعدوں سے بھی نوازا ہوا ہے۔ ہمارا کام صرف یہ ہے کہ ہم اپنی سی کوشش کرتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا رہیں کہ ہماری حقیر کوششوں سے بڑھ کر ہمیں کامیابی نصیب ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

تعلیم و تربیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوں تو ہر شخص کی زندگی کسی نہ کسی طرح گزر ہی جاتی ہے لیکن زندگی کو بہتر طریق پر گزارنے کے لئے تربیت ازبس ضروری ہے اور تربیت کا یہ کام زندگی کے پہلے ہی روز سے شروع ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی پہلے۔ تربیت کی یہ ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے بڑی عمر کے لوگوں پر ڈالی ہے۔ اگرچہ بڑی عمر کی کوئی تعیین نہیں اور وہ اس لئے کہ ہر وہ شخص جو دوسرے سے بڑا ہے وہ اس کی نسبت بڑی عمر کا ہے اور اس طرح اس کی تربیت کا ذمہ دار ٹھہرتا ہے۔ باپ بچے کی تربیت کا ذمہ دار ہے۔ بڑا بھائی چھوٹے بھائی کی تربیت کا ذمہ دار ہے اور محلے کے بڑی عمر کے لوگ چھوٹی عمر کے لوگوں کی تربیت کے ذمہ دار ہیں۔

الغرض تربیت ایک ایسا فریضہ ہے جو تقریباً ہر شخص کے ذمہ عائد ہوتا ہے اور اس ذمہ داری کو نبھانے ہی سے گھر کا ماحول اور معاشرہ کی زندگی بہتر اور مفید بنائی جا سکتی ہے — انفرادی زندگی بھی اور اجتماعی زندگی بھی —

جب ہم تربیت کا مذہبی تصور اپنی آنکھوں کے سامنے لاتے ہیں تو ہمیں یہ بات نمایاں طور پر نظر آتی ہے کہ تربیت کے لئے عقائد کی درستی بھی ضروری ہے اور اعمال کی درستی بھی۔ نہ صرف عقائد انسان کو بہتر انسان بنا سکتے ہیں اور نہ صرف اعمال اس کا سرمایۂ حیات کہلا سکتے ہیں — عقائد اور اعمال — دونوں کا درست ہونا ازبس ضروری ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی تربیت کا کام اراکین انصار اللہ کے ذمہ لگایا ہے اور انہیں اِس بات کی تلقین فرمائی ہے کہ جماعت کا کوئی گھرانہ اور کوئی فرد ایسا نہ رہے جو تربیت کے پروگرام کے ماتحت نہ آئے۔ شہروں میں اور گاؤں میں۔ نزدیک اور دُور۔ ہر جگہ اِس تربیتی احاطہ میں آجانی چاہیئے۔ جماعت کے ہر فرد کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس کے عقائد کیا ہیں اور اسے کس قسم کے اعمال بجا لانے ہیں۔ مجلس انصار اللہ اِس سلسلہ میں اپنے لائحہ عمل پر ضرور غور کر رہی ہوگی لیکن ہم اِن سطور کے ذریعہ تمام احباب کی خدمت میں یہ درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ اِس وقت عقائد اور اعمال کی درستی اور ان پر مضبوطی اور استحکام سے قائم ہونا ازبس لازمی ہے۔ ہم میں سے ہر شخص کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس قسم کے احمدی بنانا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے آخری دین کی نکھری ہوئی صُورت ہمارے سامنے رہنی چاہیئے اگر آپ جانتے ہیں تو دوسروں کو بتائیے اور اگر آپ نہیں جانتے تو دوسروں سے پُوچھئے۔ آپس میں باتیں کر کے اپنا علم بڑھائیے اور قوّتِ عمل میں اضافہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کیجئے کہ وہ ہمارے ذہنوں کو جلا بخشے اور دلوں کو اپنے نور سے نوازے تاکہ سچائی ہماری رُوح کی گہرائی میں اُتر کر حسین سے حسین تر ہو جائے اور ہم دُنیا کو ان خطرات سے محفوظ کر سکیں جو غلط عقائد اور لاحاصل اعمال کے نتیجے میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ ساری دُنیا ہمارا میدان ہے اور ہر مذہب کا پیروکار ہماری ذمہ داری۔

آئیے ہم خود بات کو سمجھیں اور دوسروں کو سمجھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے۔ آمین

اقتباس

عملِ صالح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عملِ صالح بھی رکھا ہے عملِ صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں؟ ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے) عُجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عملِ صالح وہ ہے جس میں ظلم، عُجب، ریا، تکبّر اور حقوقِ انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں انسان عملِ صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دُنیا میں بھی بچتا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عملِ صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عملِ صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے۔ اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لیکر رکھ چھوڑے تو اسے کیا فائدہ ہوگا۔" (البدر جلد اوّل صفحہ ۶۶ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات و رسائل

تحفظ۔ اشاعت جماعت

وقت وقت کی بات ہے۔ انسان انتہائی مشکل میں ہو تو جو شخص اسے مشکل سے نجات دے اس کا ممنون ہوتا ہے اور اس ممنونیت کا برملا اظہار کرتا ہے۔ اور جب امن کی حالت میں اسے ایک لمبا عرصہ ہو جاتا ہے تو امن کی گرانی محسوس کرتا ہے اور اس سے امن دینے والے کی ناشکری اور ناسپاسی کا اظہار ہونے لگتا ہے۔ سکھوں کے دور میں مسلمان انتہائی طور پر تنگ تھے۔ مسجدوں میں اذان تک دینا مشکل تھا۔ انگریزوں نے مذہبی آزادی دی تو اپنے دلوں میں اسلام کا درد رکھنے والوں نے اسلام کی محبت میں انگریزوں کی امن پالیسی کی تعریف کی۔ سرسید احمد اسی گروہ کے ایک فرد تھے۔ اب ان کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ اقتدار کے کاسہ لیس تھے۔ چنانچہ ۳ر جنوری میں دار العلوم دیوبند سے متعلق مضمون میں مضمون نگار لکھتا ہے :-

"ایک بہت بڑا سانحہ یہ تھا کہ ولی اللہی جماعت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ایک گروہ نے حالات کے سامنے ہتھیار ڈال دئے اور اقتدار کے مدرسے سے وفاداری کا سرٹیفکیٹ حاصل کر کے کاسہ لیسی کی زندگی کو اپنا شعار بنا لیا۔ سر سید احمد خاں اسی گروہ کے رہنما تھے۔"

حالانکہ اسی مضمون نگار نے اسی مضمون میں اعتراف کیا ہے کہ :-

"دار العلوم دیوبند کا قیام حضرت شاہ ولی اللہ کی انقلابی فکر کے سلسلے ہی کا ایک اقدام تھا جو حالات و مصالح وقت کے پیش نظر اٹھایا گیا تھا۔ اٹھارہ سو ستاون تک اس تحریک کے قائدین کا خیال تھا کہ وہ طاقت اور قوت کے زور سے مسلمانوں کے کھوئے ہوئے وقار کی جستجو میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن ۱۸۵۷ء کی ناکامی کے بعد انہوں نے سمجھ لیا کہ کسی انقلابی تحریک کے لئے حالات سازگار نہیں اور وقت کی سب سے بڑی اور اہم ضرورت شکر کے تحفظ کی ہے گویا کہ ایک صدی کی جدوجہد

کے بعد تحریک پھر اسی مقام پر آگئی تھی
جہاں سے اس نے سفر شروع کیا تھا
اور اب پھر اس کے سامنے نئے حالات
میں فکر کے تحفّظ و تدوین، اشاعت
جماعت کی تیاری اور پھر عملی میدان
میں مصروف سعی و جہد ہونے کے مراحل
تھے۔"

حقیقتاً اسلام کے تحفّظ، اس کی اشاعت اور
ایک جماعت کی تیاری کا کام حضرت مرزا غلام احمد
مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا۔

سیاسی ٹکراؤ

شورش کاشمیری نے حال ہی میں ایک تقریر میں
(جو چٹان ۱۳ جنوری ۱۹۷۵ء میں شائع ہوئی ہے)
کہا ہے کہ:-

"عالمی سیاست کی استعماری
شعبدہ بازی ہی کا نتیجہ ہے کہ ایک
مسلمان ریاست سے ملحق دوسری
مسلمان ریاست میں سیاسی ٹکراؤ
ہے اور یہ سلسلہ آخر تک چلا گیا ہے
پاکستان سے افغانستان کی سیاست
مختلف ہے۔ افغانستان سے ایران
کی سیاست کا ٹکراؤ ہے۔ ایران سے
عراق کشیدہ ہے۔ عراق نے اپنی
سیاست کو اس طرح ڈھال رکھا ہے
کہ سعودی عرب اس کا منہ دیکھتا ہے
شام کے دل میں خلش ہے۔ شرق اردن
انگشت بدنداں ہے اور ترکی پہلی
جنگِ عظیم سے بعض خراشیں محسوس کر
رہا ہے۔"

یہ تصویر تو بڑی بھیانک ہے اللہ تعالیٰ اسلام
کو سربلندی عطا فرمائے اور اس کے پیروکاروں کو
عظمتِ رفتہ سے ہمکنار کرے۔ آمین

سیرتِ اسلامی

ڈاکٹر اقبال نے اکبر الہ آبادی کے نام ایک
خط میں تحریر کیا:-

"یہاں لاہور میں ضروریاتِ
اسلامی سے ایک متنفّس بھی آگاہ
نہیں۔ یہاں انجمن اور کالج اور فکرِ
مناصب کے سوا اور کچھ نہیں پنجاب
میں علماء کا پیدا ہونا بند ہو گیا ہے
صوفیاء کی دکانیں ہیں مگر وہاں سیرتِ
اسلامی کی متاع نہیں بکتی۔"

(بحوالہ چٹان ۱۳ جنوری ۱۹۷۵ء)

یہی ڈاکٹر اقبال احمدیہ جماعت کے متعلق
کہتے ہیں:-

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر
ہوا ہے جسے فرقۂ قادیانی کہتے ہیں۔"
(ملّتِ بیضاء پر ایک عمرانی نظر)

پھُولتا پھلتا پودا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴ء میں شاہ احمد نورانی صاحب سے ایک انٹرویو شائع ہوا ہے۔ سوال کرنے والے نے پوچھا کہ

"۱۹۰۰ء میں جب مرزا قادیانی نے نبوّت کا دعویٰ کیا تھا تو اس وقت علمائے اہلِ سُنّت نے کیا اقدامات کئے تھے؟ آخر کیا وجہ تھی کہ علماء و مشائخ کی مخالفت کے باوجود قادیانیت پھُولتی پھلتی رہی؟"

نُورانی صاحب نے جواب میں کہا:۔

"پھُولتی پھلتی رہی؟ پھُولتی پھلتی یوں رہی کہ حکومتِ برطانیہ جو اس نئی نبوّت کی بانی تھی اس کی پُشت پر تھی۔"

لیکن تھوڑی دیر بعد نورانی صاحب نے اِس سوال کے جواب میں کہ "پاکستان بننے کے بعد مرزائیت نے خاص طور پر پَر پُرزے نکالے اس کا ذمّہ دار آپ کس کو ٹھہراتے ہیں؟" کہا "حکومت کو"۔

بہت خوب۔ پاکستان بننے کے بعد تو حکومت برطانیہ کی نہیں تھی بلکہ مسلمانوں کی تھی حقیقت یہ ہے کہ اِس طرح اللہ تعالیٰ نے اِس بات کا ثبوت بہم پہنچا دیا کہ جب مَیں چاہتا ہوں کہ کوئی امر بنے تو حکومت چاہے کِسی کی ہو اس کی مخالفت نہیں کر سکتی۔ نورانی صاحب کے خیال میں پہلے برطانوی حکومت کی وجہ سے اور پھر مسلمانوں کی حکومت کی وجہ سے احمدیت پھُولی پھلی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت اِسی طرح پھُولتی پھلتی ہی چلی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ خود سازگار حالات پیدا فرماتا رہے گا۔

شانِ مجدّدیّت

ماہنامہ الحق پندرہ جنوری ۱۹۷۵ء کے شمارے میں لکھتا ہے:۔

"اللہ تعالیٰ اسلام کو مٹاتا نہیں۔ جہاں بھی ایسی باتیں شروع ہونے لگیں کہ خدانخواستہ اس کے فروغ سے اسلام میں اضمحلال آنے لگے تو احادیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کِسی مجدّد کو بھیج دیتا ہے جو مٹے ہوئے نفوس کو پھر تر و تازہ کر دیتے ہیں۔ حضرت عمر بن عبد العزیز کی بھی یہی شانِ مجدّدیت تھی، ان سے پہلے خاندانِ بنو امیہ بہت ہی سخت گیر تھا اور اسلامی حالت میں جب کچھ اضمحلال

آنے لگا تو اللہ نے اسی خاندان میں سے آپ کو پیدا کیا۔ آپ نے تختِ خلافت پر بیٹھتے ہی اعلان کیا کہ اسلام صرف نام نہیں اس کے کچھ فرائض ہیں، واجبات ہیں، مندوبات ہیں، تقاضے ہیں، اس کو پُورا کرنا ہوگا۔"

چونکہ علماءِ سُوء اسلام کے مٹے ہوئے نقوش کو پھر تر و تازہ کرنے کی بجائے چاہتے ہیں کہ ان کی اپنی دفلی بجتی رہے اِس لئے وہ مجدّد کی مخالفت کرتے ہیں۔

مماثلت سی مماثلت

شائد بعض لوگ سمجھتے ہوں کہ مجدّد چونکہ اسلام کو پھر تر و تازگی دینے کا بیڑہ سنبھالتا ہے اِس لئے اسکی تو کوئی شخص بھی مخالفت نہ کرتا ہوگا بلکہ لوگ فوراً اسکے گِرد پروانوں کی طرح جمع ہو جاتے ہوں گے لیکن نہیں ایسا نہیں ہوتا۔ حضرت مجدّد الفِ ثانیؒ کے متعلق چٹان ۶ جنوری ۱۹۷۵ء لکھتا ہے:۔

"شہنشاہ اکبر کی وفات کے بعد انکے فرزند جہانگیر تخت نشین ہوئے۔ مذہب کے متعلق ان کے عقائد بھی وہی تھے جو اُن کے والد کے تھے۔ وہ بھی دینِ الٰہی کے پَیرو تھے اور مذہب کو مختلف لوگوں کے اتحاد اور بھائی چارہ کی راہ میں حائل سمجھتے تھے چنانچہ حضرت مجدّد الفِ ثانیؒ نے ان کے خلاف بھی محاذ قائم کر دیا اور مسلمانوں کو تلقین کی کہ وہ ان شاہی احکام کو ٹھکرا دیں جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہوں انکی اس روش کو بنیاد بنا کر خوشامدی اور مذہب کی تعلیمات سے بیگانہ درباریوں نے جہانگیر کے کان بھرنے شروع کر دئے اور ان کے یہ ذہن نشین کرا دیا کہ مجدّد الفِ ثانیؒ ملک میں انقلاب لانا چاہتے ہیں اور وہ مذہب کے پردے میں جو تحریک چلا رہے ہیں وہ دراصل سیاسی تحریک ہے اور اس کا مقصد شاہ کو معزول کرنا اور ان کی حکومت کا تختہ اُلٹنا ہے چنانچہ جہانگیر نے مجدّد الفِ ثانی کو دربار میں طلب کر کے ان کی تحریک کے مقاصد کے بارے میں ان سے بات چیت کی۔ اِس بالمشافہ بات چیت کے دَوران مجدّد الفِ ثانیؒ نے جہانگیر کے تمام تر شکوک رفع کر دئے۔ ان کے تمام اندیشوں کا ازالہ کر دیا لیکن اس کے باوجود درباریوں نے مجدّد الفِ ثانیؒ کی مخالفت ترک نہیں کی اور وہ جہانگیر کو برابر ورغلاتے رہے۔ انہوں نے شاہ سے یہ بھی کہا کہ مجدّد الفِ ثانیؒ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے لاتعداد سرکاری ملازمین کو اپنا حامی بنالیا ہے اِس لئے یہ اندیشہ ہے کہ یہ لوگ مِل کر عَلمِ بغاوت بلند کردیں گے اِس لئے ضرورت ہے کہ مجدّد الف ثانیؒ کے خلاف کارروائی کی جائے۔"

بعینہٖ یہی باتیں احمدیہ جماعت کے متعلق کہی جارہی ہیں۔ مماثلت سی مماثلت ہے۔

امامت کا حقدار؟

ڈاکٹر محمد باقر صاحب چٹان (۳ فروری ۷۵ء) میں تحریر کرتے ہیں:

"۱۹۳۶ء میں جب سر عبدالقادر وزیر ہند کے مشیر کی حیثیت سے لندن پہنچ چکے تھے اور عید الاضحیٰ کے موقع پر لندن کے مسلمان ووکنگ کی مسجد میں نماز کیلئے جمع ہوئے تو خواجہ کمال الدین کے صاحبزادہ خواجہ محمود نے تجویز کی کہ سر عبدالقادر امامت کرائیں۔ ان دنوں لندن کیا انگلستان میں اور کوئی مسجد نہیں تھی (یہ بات درست نہیں مسجد فضل لندن ۱۹۲۴ء سے موجود ہے۔ تحریکِ جدید) اسلئے انگلستان میں مقیم بیشتر مسلمان ووکنگ میں ہی عید کی نماز کے لئے جمع ہوتے تھے اور راقم نے یہ بھی دیکھا کہ شہزادہ امیر فیصل (جو اب شاہِ عربستان ہیں) نے بھی ۱۹۳۹ء کی نماز عید یہاں ادا کی اور جماعت احمدیہ کو کثیر رقم چندہ میں دی۔ بہرصورت خواجہ محمود کی تجویز سُنکر چوہدری رحمت علی نے فوراً تردید کی اور کہا:

انگریز کے اس محکوم اور ملازم کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیئے جو انگریز کی حمائت کی وجہ سے تحریکِ پاکستان کی حمائت نہیں کرتا۔ لوگ یہ تبصرہ سُنکر چونکے اور سر عبدالقادر نے اپنی روائتی وسیع القلبی کا ثبوت دیتے اور مسکراتے ہوئے چوہدری رحمت علی کو امامت کے لئے خود مصلّے پر کھڑا کردیا۔ اِس طرح نمازِ عید ہوگئی خود دستخط کردیں۔

تعصّب کی انتہاء

امروز (۵ جنوری ۱۹۷۵ء) میں عشرت النسأ لکھتی ہیں:

"اگر میں یہاں اہلِ یہود کے مذہبی لکھتا ہے تعصّب کو مثال کے طور پر لوں تو کچھ بے جا نہ ہوگا جس کے تعصّب کی حد یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ ان کے مذہب کے دروازے دُنیا کے ان تمام انسانوں پر بند ہیں جو یہودیوں کے ہاں پیدا نہیں ہوئے۔ ہم اسلام قبول کرسکتے ہیں ہم عیسائیت اختیار کرسکتے ہیں لیکن ہم یہودی نہیں بن سکتے۔ ایک یہودی دوسرے یہودی کے ہاں ہی پیدا ہوسکتا ہے۔"

شائد اِس لئے کہ وہ اِس بات سے ڈرتے ہیں کہ اگر کوئی یہودی ہوگیا تو اسے مرتد قرار دیکر واجب القتل سمجھا جائے گا اور پھر یا تو وہ غریب قتل کردیا جائے گا یا ساری عمر اپنی جان بچاتا پھرے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ:- ابوالاقبال

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر دُنیا کے مختلف ممالک سے متعدد احمدی دوست اس مقدس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ ان تمام دوستوں نے واپس اپنے اپنے ملک میں جاکر جو حالات بیان کئے اور اپنی جس قلبی کیفیت کا اظہار کیا وہ نہ صرف دلچسپ تھی بلکہ ایمان افروز بھی۔ امریکہ سے جو وفد تشریف لایا تھا اس کے اراکین سب سے زیادہ تھے۔ اب وہ تمام دوست (اور بہنیں) واپس امریکہ پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے اپنے امریکی احباب کو جلسہ کی کیفیات سے آگاہ کیا ہے۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج امریکہ نے اپنی ایک حالیہ رپورٹ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اس رپورٹ کے بعض حصے ذیل میں قارئین کی دلچسپی کے لئے درج کئے جاتے ہیں:-

وفد کی واپسی

ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے جو ۲۲ افراد پر مشتمل وفد ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے گیا تھا وہ جلسہ سالانہ کی انمول برکات سے وافر حصہ لیتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کے بے پایاں فضلوں اور رحمتوں کے نظاروں کا مشاہدہ کرتے ہوئے مورخہ ۷ جنوری ۷۵ء بروز منگل بخیریت واپس پہنچ گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس بار خدا تعالیٰ کے فضل سے انہیں قادیان کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا۔

اس وفد کو خوش آمدید کہنے کے لئے خاکسار ایک یوم قبل ہی واشنگٹن سے نیویارک پہنچ گیا تھا۔ نیویارک مشن ہاؤس میں دفتر کے میز پر مجھے ایک خط پڑا نظر آیا جو ربوہ سے وفد کے ایک رکن برادرم احمد بشیر صاحب نے نیویارک جماعت کے احباب کے نام تحریر کیا تھا۔ خط کھولا تھا میں نے اسے پڑھا تو دیکھا کہ السلام علیکم کے بعد جلی حروف میں صرف ایک لفظ درج ہے PARADISE اور نیچے دستخط Ahmad اس سے مجھے اندازہ ہوگیا کہ ہمارے وفد کے ارکان جلسہ سالانہ سے کس قسم کا تأثر لے کر واپس آئیں گے۔

اگلے روز وقتِ مقررہ پر خاکسار اور نیویارک جماعت کے بعض احباب ائرپورٹ پر پہنچ گئے کسٹم اور امیگریشن کی مناسب کارروائی کے بعد جب وفد کے ارکان باہر تشریف لائے تو وہاں خوش آمدید کہنے والے احباب سے جس والہانہ انداز میں گلے مل کر وہ

اپنی خوشی اور مسرّت کا اظہار کر رہے تھے وہ اپنی ذات میں نہایت ہی ایمان افروز نظارہ تھا اور وہاں کھڑے پاکستانی اور دیگر غیر از جماعت لوگوں کے لئے عجیب سماں پیدا کر رہا تھا۔ ربوہ کے دینی اور روحانی ماحول سے وہ اس قدر متأثر اور جلسہ سالانہ کی برکتوں، رحمتوں اور فضلوں سے اس قدر مسحور تھے کہ اکثر نے مجھے ائرپورٹ پر ہی کہہ دیا کہ اِس سال کے وفد میں بھی ان کا نام ابھی سے شامل کر لیا جائے۔

برادرم محمد صادق صاحب کہنے لگے کہ ربوہ کیا ہے ایک جنّت ہے جہاں جا کر انسان واپس آنا نہیں چاہتا۔ برادرم مظفر احمد جو قافلہ کے امیر تھے اور جن کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت اور ذرہ نوازی سے ربوہ سے قادیان جانے والے قافلہ کی امارت کی سعادت بھی نصیب ہوئی اور جنہوں نے گزشتہ سال کے جلسہ سالانہ میں بھی شرکت کی تھی بتانے لگے کہ اِس سال کا جلسہ سالانہ اپنے اندر ایک خاص امتیازی شان لئے ہوئے تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ایک اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقاءہٗ ومتعنا بطول حیاتہٖ کی زیارت و ملاقات اور حضور سے اپنی گفتگو اور حضور کی شفقت و محبّت کا ذکر کرتے ہوئے آبدیدہ ہو جاتا۔ حالات سُن کر سب کے ایمان تازہ ہو رہے تھے۔

گزشتہ سال چونکہ ہماری احمدی مستورات میں سے کوئی شریکِ جلسہ نہ ہو سکی تھیں اِس لئے امسال خاکسار کو اپنی ان بہنوں سے حالات سُننے کی زیادہ خواہش تھی جنہیں مردوں کے ساتھ اِس سال جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ چنانچہ مَیں نے ہر ایک سے الگ الگ دریافت کیا کہ ربوہ کے جلسہ سالانہ کے بارے میں ان کا کیا تأثر ہے۔ سب نے یہی کہا کہ جو کچھ وہاں دیکھا گیا ہے اس کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ اسلام کی صحیح اور زندہ تعلیم کا نظارہ جو ربوہ میں انہیں دیکھنے میں آیا وہ کسی جگہ موجود نہیں۔ وہاں کے رُوحانی ماحول، ذکرِ الٰہی، عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے نظاروں سے وہ بے حد متأثر تھیں۔ لجنہ اماء اللہ خصوصاً حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا نے جس رنگ میں ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھا اور جس محبّت و شفقت کے سلوک کا ان سے مظاہرہ کیا اس کا ان کے دل پر گہرا اثر تھا۔ ایک عیسائی خاتون جو شریکِ قافلہ تھیں وہ بھی بے حد متأثر ہو کر واپس آئی ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے اور اسلام قبول کرنے کی توفیق دے۔

بعض احباب تو ائرپورٹ سے ہی اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے لیکن اکثریت ہمارے ساتھ نیویارک مشن ہاؤس میں آئی جن کے وہاں کھانے وغیرہ کا انتظام تھا جو عبدالحمید صاحب نے پیش کیا۔ وہاں رات ایک بجے تک یہ مجلس مشروع رہی اور وفد سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جو خصوصی ملاقات ہوئی اور حضور نے جو بیش قیمت نصائح فرمائیں ان کا ریکارڈ وہاں سُنا؛

گیا اور سب احباب ہمہ تن گوش ہو کر انہیں سُنتے رہے۔ پیارے آقا کی آواز سب کے اندر ایک عجیب ایمانی اور رُوحانی کیفیت پیدا کر رہی تھی۔

اِس سال قافلہ چونکہ قادیان بھی گیا تھا اِس لئے وہاں کے حالات سُننے کا بھی موقع ملا۔ درویش اصحاب کے جذبۂ فدائیت اور ان کے اخلاص اور قربانی سے بہت متأثر تھے۔ پھر اِس بات پر تو ان کی مسرّت کی انتہاء نہیں تھی کہ انہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ان مقاماتِ مقدسہ کو دیکھنے کی توفیق ملی جن میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اپنی زندگی کے دن گزارے اور جہاں سے اسلام کے اس بطلِ جلیل اور خادم خاتم النبیین حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی صداقت میں دلائل و براہین کی جنگ کا آغاز فرمایا۔ بیت الدعا، مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ اور بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر جو انہیں خصوصی دعاؤں کا موقع میسّر آیا وہ اس خوش قسمتی پر بجا طور پر فخر کر رہے تھے۔

نیویارک میں رات بسر کرنے کے بعد سب اصحاب اگلے روز اپنی اپنی منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہو گئے اس طرح ان کا یہ سفر جو محض رضاءِ الٰہی اور خدائی فضلوں اور رحمتوں کو جذب کرنے کے لئے اختیار کیا گیا تھا انجام پذیر ہوا۔

خدا تعالیٰ ان سب کے ایمان و اخلاص اور نفوس و اموال میں برکت ڈالے اور انہیں اپنی خاص الخاص نعمتوں اور برکتوں سے نوازے۔

زلزلہ سے متأثر لوگوں کیلئے امداد کی اپیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ دنوں پاکستان میں جو قیامت خیز زلزلہ آیا اس سے متأثر ہونے والے لوگوں کے لئے بذریعہ ایک سرکلر لیٹر احبابِ جماعت سے امداد کی اپیل کی گئی۔ اور فوری طور پر -/۲۵۰ ڈالر کا ایک چیک جماعت کی طرف سے سفیرِ پاکستان صاحبزادہ یعقوب علی خان صاحب کی خدمت میں وزیرِ اعظم ریلیف فنڈ کے لئے ارسال کیا گیا اور مصیبت زدگان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا جس کے جواب میں سفیر صاحب موصوف کی طرف سے شکریہ کی چٹھی موصول ہوئی۔ احبابِ جماعت کی طرف سے رقوم موصول ہو رہی ہیں اور انشاء اللہ مزید رقم اِس سلسلہ میں سفیر صاحب موصوف کی خدمت میں بھجوائی جائے گی۔

• امریکہ ہی سے مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلّغ سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی ایک حالیہ ڈائری میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"۱۱ جنوری کو وفد کے مقامی اراکین کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں ان کے روح پرور تأثرات سُنکر حاضرین پر وجد کی کیفیت طاری رہی۔ یہ سب نیک بخت دوست ربوہ اور قادیان سے واپسی پر یہی عزم کو آئے ہیں کہ انشاء اللہ اگلے سال (۱۹۷۵ء) میں بھی حاضر ہوں گے۔ اور نوجوان طبقہ بالخصوص امریکی زندگی کی بجائے اسلامی زندگی کا نمونہ بننے کا خواہاں ہے اللہ تعالیٰ توفیق بخشے اور ہم لوگوں کو بھی یہ توفیق بخشے کہ ہم اخلاقی اور رُوحانی طور پر ان کے لئے ٹھوکر کا

موجب نہ بنیں۔ آمین

دسمبر میں اللہ تعالیٰ نے قلمی خدمت کے علاوہ امریکہ کے شمالی علاقہ ریاست مشیگن میں جھیل سپیریئر کے کنارہ واقع دُور افتادہ مقام "مارکٹ" میں ۷ سے ۱۱ تاریخ تک متعدد لیکچروں کے ذریعہ اسلام کو متعارف کروانے کی توفیق بخشی۔ دو لیکچر روٹری کلب میں، ایک مارکٹ میں اور ایک وہاں سے تیس میل دُور، ایک لیکچر عورتوں کی تنظیم میں، ایک بائیبل سوسائٹی میں اور ایک یونیورسٹی میں۔ ہر لیکچر میں سو کے قریب حاضری ہوتی اور سوال و جواب کا سلسلہ دیر تک جاری رہتا۔ آخری لیکچر ریڈیو، ٹیلیویژن اور پریس کے نمائندوں نے بھی COVER کیا، الحمدللہ! اور اس طرح اسلام کی تبلیغ دُنیا کے اس کنارہ تک بھی پہنچی۔

مقامی طور پر جماعت کی تعلیم و تربیت کا پروگرام جاری ہے اور مقامی سکولوں اور گرجوں سے دعوت نامے آتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ لکھنے لکھانے کا کام محترم امام صاحب کی ہدایت کے مطابق جاری ہے۔

۲

حال ہی میں جزائر فیجی میں مسجد فضلِ عمر اور احمدیہ مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی احمدیہ جماعت فجی کو ایک پیغام سے نوازا۔ پیغام کا متن اور سنگِ بنیاد رکھے جانے کی رپورٹ محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے ارسال فرمائی ہے جو درج ذیل ہے:۔

فیجی کا دارالحکومت صوا (SUVA) ہے۔ یہاں پر آج سے بارہ سال قبل مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے ایک جگہ خریدی گئی تھی جو ایک تعمیر شدہ مکان کی صورت میں تھی۔ اسی مکان میں مشن کا کام ہوتا رہا۔ اب مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے یہاں کی ایک مشہور کمپنی سے نقشہ تیار کروایا گیا۔ اس نقشہ کی منظوری سٹی کونسل کی طرف سے اگست کے مہینہ میں ملی۔ نومبر کے مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اور اس کے فضل و کرم سے اسکی تعمیر کے لئے اس جگہ کی صفائی اور کھدائی کا کام شروع کر دیا گیا۔ خدام و انصار ہر اتوار کو یہاں پہنچ کر وقارِ عمل کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بذریعہ خط عرض کیا کہ ہم مسجد فضلِ عمر اور مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھنے والے ہیں حضور اس کے لئے دعا فرمائیں اور پیغام ارسال فرمائیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ کرم اس کے لئے پیغام ارسال فرمایا جو احبابِ جماعت کے لئے نہایت مسرت اور ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا۔ حضور کا پیغام حسبِ ذیل ہے:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

جان سے عزیز بھائیو! السلام علیکم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مجھے یہ معلوم کرکے ازحد مسرت ہوئی کہ آپ نے مسجد فضلِ عمر کی بنیادوں کی کھدائی کا کام اپنے ہاتھ سے خود کیا ہے۔ آج آپ اس کا سنگِ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ دن نہ صرف جماعت ہائے احمدیہ فیجی بلکہ جزائر فیجی کے جملہ اہالیان کے لئے ہر طرح بابرکت ثابت کرے۔ اِس علاقہ میں اِس مسجد کو اعلاءِ کلمۂ اسلام کے لئے مرکز ثابت کرے۔ اِس طرح کہ اہالیانِ فیجی کے دلوں میں انابتِ الی اللہ اور خشیت اللہ پیدا ہو جائے اور وہ اپنے دلوں کو پاک اور صاف کرکے خدائے واحد کے حضور جُھک جائیں اور اس کے بندے بن جائیں۔ اے خُدا تُو ایسا ہی کر۔

اِس کے ساتھ مَیں احبابِ جماعت کو یہ نصیحت کروں گا کہ ہماری مساجد ذکرِ الٰہی سے معمور رہنی چاہئیں۔ نہ صرف پنجوقتہ نمازوں کے اوقات میں بلکہ دیگر اوقات میں بھی ہماری مساجد دعاؤں، نوافل، تعلیم و تعلّمِ قرآن، تبلیغِ اسلام اور تربیتِ نفوس کے مراکز بنی رہنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اِس کی توفیق عطا فرمائے اور جملہ احباب کو مساجد کے فیوض و برکات سے پوری طرح متمتع ہونے کی سعادت نصیب کرے۔ آمین

یہ دَور ابتلاؤں اور آزمائشوں کا دَور ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ وہ اپنے فضل سے احبابِ جماعت کو ایمان پر استقامت بخشے، ثابت قدم رکھے اور اِس راہ پر ہر قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے قبول کرے۔ آمین

مرزا ناصر احمد

۱۲/۵۳/۷۴ خلیفۃ المسیح الثالث"

سنگِ بنیاد بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۷۴ء دس بجے صبح رکھا گیا۔ اِس موقع پر فیجی کی جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندے، صوا جماعت کے تمام مرد و زن اور بچے، شہر کے معزز باشندے اور پریس رپورٹرز موجود تھے۔ سب سے پہلے خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پیش کیا اور مسجد کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد خاکسار نے عاجزانہ دعا کرتے ہوئے بیلچہ (SPADE) کے ساتھ بنیاد میں سیمنٹ ڈالا۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل احباب نے باری باری بنیاد میں سیمنٹ ڈالا اور خدا کے گھر کی بنیاد رکھی:۔

۱۔ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب رازی مبلّغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویسٹرن سائڈ۔ ۲۔ مکرم شمس الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ صوا۔ ۳۔ مکرم امام کمال الدین صاحب سیکرٹری مال مرکزی فیجی۔ ۴۔ مکرم محبوب یوسف خان صاحب جنرل سیکرٹری۔ ۵۔ مکرم شاہ محمد صاحب لٹوکا ۶۔ مکرم اعظم خلیل صاحب ناروا۔ ۷۔ مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب نمائندہ انصار اللہ۔ ۸۔ مکرم محمد یونس خان صاحب نمائندہ لجنہ اماء اللہ۔ ۹۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب قائد خدام الاحمدیہ صوا۔ ۱۰۔ مکرم محمد لطیف مقبول صاحب قائد خدام الاحمدیہ لٹوکا۔

سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد مہمانوں کے لئے ایک پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ اِس موقع پر خاکسار نے چند معروضات پیش کرتے ہوئے مسجد کی اہمیت، ضرورت اور فوائد پر روشنی ڈالی اور مسجد فضلِ عمر کی تعمیر کے سلسلہ میں بعض امور کو تفصیل سے بیان کیا۔ اِس کے بعد اجتماعی دعا کی گئی اور یہ اجلاس برخواست ہوا۔

مسجد فضلِ عمر شہر کے نہایت موزوں آباد حصّہ میں مین روڈ پر واقعہ ہے۔ اس کا رقبہ ½ ایکڑ کے قریب ہے۔ عمارت دو منزلہ ہے۔ اس کی تعمیر کے سلسلہ میں تین مراحل ہیں۔ پہلے مرحلہ میں بَلک (BULK) سٹور زہیں دوسرے مرحلہ میں سات دکانوں اور بعض کمروں کی تعمیر ہے۔ تیسرے مرحلہ میں اُوپر کی منزل میں مسجد فضلِ عمر اور مشنری کوارٹرز اور دفاتر کی تعمیر ہے۔ اس کی تعمیر پر دو لاکھ ۷۵ ہزار ڈالر (فیجی) خرچ ہوگا (ایک فیجی ڈالر پاکستان کے بارہ روپے کے برابر ہے)۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مسجد فضلِ عمر اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے تمام مراحل کو محض اپنے فضل و کرم سے جلد پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور اس کو احمدیت کے ذریعہ اسلام کے استحکام، ترقی اور عروج کا موجب بنائے۔ آمین یارب العالمین۔

۳

مکرم خلیل احمد صاحب مبشر نے سیرالیون کی پچیسویں مجلس مشاورت کی جو رپورٹ ارسال فرمائی ہے وہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے جملہ مشنوں کو احسن طریق پر اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کی حقیر کوششوں کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں میں غیر معمولی طور پر ترقی عطا فرمائے اور ان کی جان، مال اور عزّت میں برکت دے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے امسال جماعتِ احمدیہ سیرالیون کی پچیسویں سالانہ مجلسِ شوریٰ بہت کامیابی و کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

یہ مجلسِ شوریٰ مورخہ ۲۲۔ نومبر ۱۹۷۴ء بروز جمعۃ المبارک شروع ہو کر مورخہ ۲۴۔ نومبر بروز اتوار رات گئے تک جاری رہی۔

پچھلے سال مجلسِ مشاورت میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ہر سال مجلسِ شوریٰ مختلف مقامات پر منعقد ہوا کریگی۔ اِسی فیصلہ کی روشنی میں مجلسِ شوریٰ سیرالیون کی سب سے

پہلی جماعت روکوپر میں منعقد ہونا قرار پائی۔

تیاری:- شوریٰ پر آنے والے مہمانوں کی ہر قسم کی سہولت کے لئے انتظامات دو ہفتہ پہلے ہی شروع کر دیئے گئے تھے۔ اس کے لئے عاجز نے مکرم پاالحاجی یحییٰ پریذیڈنٹ روکوپر جماعت کو کام کی نگرانی کا چیف مقرر کیا۔ محترم برادرم ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ حسن صاحب کو استقبال اور رہائش کا منتظمِ اعلیٰ مقرر کیا۔ مکرم مبشر احمد صاحب پال ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول کھانے کے منتظم مکرم انور احمد صاحب گھمن پرنسپل سیکنڈری سکول انتظام شوریٰ ہال کے منتظم مقرر کئے۔ پھر ان کے ساتھ ان کے نائبین اور معاونین مقرر تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ روکوپر سے بھی تعاون کی اپیل کی چنانچہ احبابِ جماعت نے بہت خوشی اور جوشِ ایمانی سے اپنے گھروں میں صاف ستھرے علیحدہ کمرے اور بستر مہیا کئے۔ مستورات سے کھانا پکانے کی درخواست کی گئی۔ الحمدللہ ہماری بہنوں نے بڑی خوشی سے چار دن تین وقت کا کھانا بروقت مہیا کیا۔ فجزاھما اللہ تعالیٰ۔

شعبہ استقبال:- مکرم ڈاکٹر صاحب نے استقبال کے شعبہ کے تحت احمدیہ نصرت جہاں ہسپتال کے پاس ایک خوبصورت جھنڈیوں اور استقبالیہ بینروں سے آراستہ دفتر استقبال قائم کر دیا تھا جہاں پر خدام جن کے بازوؤں پر سبز رنگ کے ڈیوٹی بیج لگے ہوئے تھے چوبیس گھنٹے مہمانوں کی خدمت کے لئے حاضر تھے جنہوں نے مسکراتے چہروں اور خندہ پیشانی سے آنیوالے مہمانوں کا استقبال کیا۔ جونہی کوئی لاری ہسپتال کے پاس آکر رکتی خدام بھاگ کر مہمانوں کو خوش آمدید کہتے، ان کا سامان اٹھا کر مشنری انچارج روکوپر کے دفتر میں پہنچا دیتے جہاں پر ہر آنے والے مہمان کی تواضع پھل اور مشروبات سے کی جاتی۔

شعبہ رہائش:- اس کے انچارج بھی مکرم ڈاکٹر صاحب تھے۔ آپ نے بڑی کوشش کر کے وائس ریسرچ سٹیشن کے کمپاؤنڈ میں بعض سرکاری کوارٹروں اور احبابِ جماعت کے گھروں میں خاص کمرے مہمانوں کے قیام کے لئے حاصل کئے تھے۔ ہر نمائندہ کو سرخ اور سیاہ رنگ کا خوبصورت پھول (جو ڈاکٹر صاحب کی بیگم صاحبہ نے بڑی محنت سے تیار کیا تھا) ان کے سینے پر آویزاں کر کے، ان کا نام رجسٹر میں ریکارڈ کر کے رہائش کا کارڈ جس پر قیام گاہ کا نمبر یا مالک مکان کا نام درج ہوتا دیا جاتا پھر خدام انہیں ان کی رہائش گاہ تک پہنچاتے۔

قیام گاہوں کا معائنہ عاجز اور پاالحاجی یحییٰ چیف نے ایک دن پہلے محترم ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ کر لیا تھا۔

کھانے کا انتظام:- برادرم مبشر احمد صاحب پال منتظم کھانا نے بھی کارڈ چھپوا رکھے تھے جن پر مہمان کا نام، جماعت کا نام، کھانے کے اوقات، کھانا کھانے کی جگہ درج تھی۔ کھانا کھانے کا انتظام مکرم ڈاکٹر صاحب کے نئے تعمیر شدہ گھر کے خوبصورت ڈائننگ ہال میں تھا جہاں پر بجلی اور پانی کا

بہتر انتظام تھا۔ باقی چھ کمروں میں مہمانوں کی رہائش کا انتظام بھی بہت عمدہ تھا۔ بروقت کھانا شروع کرنے اور ختم کرنے کا انتظام تھا تا احباب کو وقت کی پابندی کا بھی احساس دلایا جا سکے۔ کھانے کے ہال میں داخل ہونے سے پہلے کارڈ چیک کیا جاتا۔

مہمانوں کی آمد:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم جناب امیر صاحب ۱۹ر نومبر ۷۴ء بعد دوپہر تشریف لے آئے۔ انہوں نے عاجز کے ان انتظامات کا معائنہ فرما کر اظہارِ خوشنودی فرمایا۔ مزید ہدایات دیں۔ مورخہ ۲۱ر نومبر کو صبح ہی مہمانوں کی آمد کا سلسلہ باقاعدہ شروع ہو گیا۔ رات دس بجے تک پچاس سے زائد نمائندگانِ شوریٰ تشریف لا چکے تھے۔ اِس شوریٰ میں ہمارے بہت سے ضعیف اور کمزور بزرگ دُور دراز کے علاقوں سے سفر کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی خاطر اہم مشورہ جات میں حصّہ لینے کے لئے پہنچے جن میں BO سے مکرم پا الحاجی روجرز پریذیڈنٹ بھی تشریف لائے۔

نمازِ مغرب کے بعد محترم امیر صاحب نے احبابِ جماعت کو پُر اثر خطاب سے نوازا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پھر اُس مقام پر لا کر جمع کیا ہے جہاں سے سیرالیون میں احمدیت کا بیج بویا گیا۔ تمام بھائی اپنے دن اور راتیں دعاؤں میں گزاریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پھر اُسی مقام پر ایسے فیصلہ جات کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن سے اسلام و احمدیت کی ترقی کا دن جلد تر دیکھ آجائے چنانچہ ان دنوں نماز تہجّد کا خاص اہتمام بھی کیا گیا۔

شوریٰ کا پہلا اجلاس:۔

مورخہ ۲۲ر نومبر بروز جمعۃ المبارک صبح نو بجے شوریٰ کا پہلا اجلاس محترم جناب محمد اسمٰعیل صاحب منیر کی زیرِ صدارت وائس ریسیرچ کمپاؤنڈ روکوپر کے کلب ہال میں جہاں روشنی اور پانی کا بہتر انتظام تھا شروع ہوا تلاوت کلامِ پاک اور عربی نظم کے بعد جناب امیر صاحب نے دعا کرائی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ کے خصوصی پیغامات سُنائے گئے۔

بعدہٗ محترم امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے جماعتِ احمدیہ پر ابتلاؤں اور آزمائشوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ بظاہر وقتی طور پر ہمیں مالی و جانی نقصان ہوا ہے مگر شہیدانِ احمدیت کا خون رنگ لا کر رہے گا۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی و انکساری سے جُھکے رہے اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا تو بہت جلد اللہ تعالیٰ اسلام و احمدیت کو ایک بہت بڑی فتح اور کامیابی و کامرانی سے نوازیگا انشاء اللہ۔

تذکرہ سے مختلف الہامات کا ترجمہ پڑھ کر سُنایا جن میں فتوحات کا وعدہ دیا گیا ہے۔ ہمارا اوّلین فرض ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ استغفار، تسبیحات کریں۔ دن رات دعاؤں میں لگے رہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا کرتے رہیں۔ بعدہٗ ہر سرکٹ کے ایک ایک نمائندہ نے اپنی سرکٹ کی تبلیغی، طبّی، تعلیمی رپورٹ پیش کی۔ پھر بجٹ، دستور سازی،

صحت و تعلیم، تبلیغ و تربیت۔ چار کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا اور پہلا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

نماز جمعہ کی ادائیگی:- نماز جمعہ احمدیہ مسجد روکوپر میں محترم جناب امیر صاحب کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ نمازیوں کی تعداد کے پیشِ نظر ہم نے مسجد کے ساتھ ایک عارضی شیڈ بھی بنا لیا تھا چنانچہ نماز جمعہ سے قبل ہی عارضی مسجد کا مسقف حصّہ اور شیڈ کی جگہ نمازیوں سے پُر ہو گئی۔ محترم امیر صاحب نے سورۃ نصر کی لطیف تفسیر بیان فرماتے ہوئے روکوپر کی تاریخ بھی دہرائی کہ احمدیت کا بیج یہیں پہلے بویا گیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب پھر اللہ تعالیٰ اسی مقام پر ہم سے ایسے فیصلہ جات کروائیگا جو اسلام و احمدیت کی ترقی کا موجب ہوں گے لیکن بہت استغفار تسبیحات کریں تا اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے آپ قدم قدم پر دیکھیں۔

احمدیہ مسجد و مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد:- نماز جمعہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل اور پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص دعاؤں کے طفیل احمدیہ مسجد روکوپر اور مستقل مشن ہاؤس کی عمارت کا سنگِ بنیاد شمالی صوبہ کے گورنر جناب الحاجی اے۔ بی۔ ایس جانے (A.B.S. JANNEH) نے رکھا۔ محترم امیر صاحب، نیشنل پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ این۔ کے۔ گمانگا، جنرل سیکرٹری الحاجی کمانڈا بونگے، پاء الحاجی روجر، پاء الحاجی یحییٰ، مالکیہ فرقہ کے امام الحاجی جابی نے بھی پتھر نصب فرمائے۔ اس کی جلد تکمیل کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

بعدہٗ جناب وزیر صاحب موصوف، نائب وزیر زراعت ایس۔ اے۔ کیبے، جناب ایس۔ بی۔ سوما ممبر آف پارلیمنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر نے احمدیہ سیکنڈری سکول کے نئے بلاکس کا افتتاح اور سائنس بلاک کا سنگِ بنیاد رکھے جانے کی تقریب میں حصّہ لیا اور اس تقریب میں ان خدام میں انعامات تقسیم فرمائے جو اپنے سہ روزہ اجتماع میں مختلف مقابلوں میں اوّل آئے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلسِ شوریٰ کا دوسرا دن:- اس دن تمام کمیٹیوں کے اجلاس ہوئے۔ تعلیم و صحت۔ بجٹ۔ تبلیغ و تربیت کی کمیٹیوں نے اپنی رپورٹ مکمل کر لی مگر دستور ساز کمیٹی کا کام بڑا اہم اور کٹھن مرحلہ تھا۔ شام تک اس کمیٹی کا کام مکمل نہ ہوا رات کو پھر اجلاس ہوا۔ آخر پندرہ گھنٹے مسلسل کام کر کے انہوں نے یہ اہم کام مکمل کر لیا۔ الحمد للہ

مجلسِ شوریٰ کا تیسرا دن:- **پہلا اجلاس:-** اجلاس کا آغاز ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم برادرم مولوی صفی الرحمٰن صاحب خورشید مبلغ انچارج مغربی صوبہ نے کی۔ محترم جناب امیر صاحب نے دعا کرائی اور پُر اثر خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ چالیس سالہ لمبے عرصہ میں ہمارے سیرالیونی بھائیوں نے ایسی ٹریننگ اور تربیت حاصل کر لی ہے کہ وہ مشن کے آمد و خرچ، تبلیغ و تربیت اور دیگر امور کا کام سنبھال سکیں۔ یہ اہم کام ان کے سپرد کرنے کا سلسلہ پچھلے سال سے ہی جب عاجز یہاں آیا تھا شروع کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ

آج اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی اور انکساری اور دردمندانہ دعاؤں کے ساتھ یہ کام مکمل طور پر ان کے سپرد کرتا ہوں۔ مَیں دعا کرتا ہوں اور احباب بھی دردِ دل سے دعا کریں کہ یہ اہم تبدیلی جماعتِ احمدیہ کے لئے بہت بابرکت ثابت ہو اور جماعت پہلے سے دگنی اور چوگنی ترقی کرتی چلی جائے۔

اِس کے بعد نیشنل پریذیڈنٹ احمدیہ جناب چیف این۔ کے۔ گمانگا نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ مَیں اپنے ساتھیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ جیسی امید ہم سے کی گئی ہے اسے پُورا کرنے کے لئے دن رات کام کریں اور سب بھائیوں سے دعا کی درخواست بھی کرتا ہوں۔ بعدازاں جنرل سیکرٹری جناب الحاجی کمانڈا بونگے نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک اہم تاریخی فیصلہ ہے جو آج روکوپُر میں ہوا ہے۔ ہم امیر صاحب کے بہت ممنون ہیں کہ انہوں نے ہمیں اِس قابل سمجھا۔ ہم انشاء اللہ اس امید پر پُورا اُتریں گے۔ انہوں نے بھی دعا کی درخواست کی۔

اس کے بعد سیکرٹری صاحب دستور ساز کمیٹی الیف۔ ایس۔ بنگورا نے اپنی رپورٹ پیش کی اور احمدیہ مسلم مشن سیرالیون کے آئین کا مسودہ پیش کیا جو معمولی ردّوبدل کے بعد منظور کر لیا گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک اس کمیٹی کے صدر جناب مبارک احمد صاحب تذیر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول جورو تھے اور مسٹر بنگورا سیکرٹری تھے۔

بعدہٗ بجٹ کمیٹی کے سیکرٹری جناب مسٹر کمارا نے اپنی رپورٹ پیش کی اور احمدیہ مسلم مشن سیرالیون کا سالانہ بجٹ پیش کیا جو کہ ۴۴۲۴۴ لے (تقریباً چار لاکھ بیس ہزار روپے) نمائندگان شوریٰ نے اتفاقِ رائے سے منظوری کے لئے سفارش کی۔ بجٹ میں اس دفعہ اس بات کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی کہ احباب اپنے چندہ جات مقررہ مشرح کے مطابق ادا کریں۔ اسی طرح سے سیرالیون میں پرائمری سکولز کا مجموعی بجٹ تقریباً ۹۲ ہزار لیون (نو لاکھ بیس ہزار روپے) اور نصرت جہاں سکیم کے ماتحت آمد و خرچ کا گوشوارہ بھی انہوں نے پیش کیا۔ جس میں انہوں نے تقریباً ۳۴ ہزار لیون (تین لاکھ ۴۰ ہزار روپے) کی آمد کے مقابلہ پر ۴۴ ہزار لیون (چار لاکھ ۴۰ ہزار روپے) کا خرچ بتلایا۔ اور یہ بقایا آمد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لندن مشن کی طرف سے موصول ہوئی۔ سیکنڈری سکولز کی آمد و خرچ کا گوشوارہ اس کے علاوہ تھا۔ اِس کمیٹی کے صدر الحاجی مانا مسا کیوٹے صاحب نمائندہ جماعتِ احمدیہ بو تھے۔

اس کے بعد تعلیم اور صحت کمیٹی کے سیکرٹری جناب ایم۔ بی۔ ابراہیم ایجوکیشن سیکرٹری آف احمدیہ مشن سیرالیون نے رپورٹ پیش کی جس میں نئے اور پرانے اساتذہ کو عربی اور R.K سیکھنے کی طرف خاص توجہ دلائی گئی تا وہ سکول کے بچوں کو صحیح دینی علم سے آراستہ کر سکیں اور اس تعلیم کو احمدیہ سکولوں میں لازمی قرار دیا جائے جس پر بھی نمائندگانِ شوریٰ نے اتفاق کیا۔ سیکنڈری سکولوں میں قرآن کریم باترجمہ (انگریزی) پڑھایا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذہین طلباء کو وظائف دئے جاویں۔ اِس پر بھی اتفاقِ رائے ہوا۔ میل ۹۱ پر ہسپتال کھولا جائے۔ کمیٹی نے اِس پر کسی قسم کی جرح نہ کی صرف یہ کہا کہ "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اِس کی منظوری فرما چکے ہیں سو اس پر ہمیں کچھ بھی کہنے کا حق نہیں۔ "اضافہ" پرائمری سکولوں کی ترقی اور مدد کے لئے لوکل جماعتوں کی بھی کمیٹیاں ہوں۔ جو سکولوں کے مسائل وہاں ہی حل کریں یہ بھی تجویز اتفاقِ رائے سے پاس ہو گئی۔ اِس کمیٹی کے صدر جناب ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب چوہدری بوا جے بولتھے۔

تبلیغ و تربیت۔ اِس کمیٹی کے سیکرٹری مکرم مولوی محمد امین صاحب تھیم تھے۔ انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کی کہ آنریری مشنری پرائمری سکولوں کے اساتذہ میں سے حاصل کئے جاویں۔ انہیں جن جماعتوں میں وہ کام کریں وہاں کے چندہ اور مشن کے فارموں سے کچھ الاؤنس دیا جائے۔ ہر سال مبلغین کا ریفریشر کورس ہو۔ جلسہ سالانہ ۲۸ فروری تا ۲ مارچ لَو میں منعقد ہو۔ وہاں پر سکولوں کی طرف سے بچے بھی دینی معلومات۔ عربی بول چال۔ نظم اور دیگر مقابلوں میں حصّہ لیں۔ ہر جماعت ایک لوکل فارم بنائے جس کا نام "احمدیہ فارم" ہو۔ اس کی آمد سے کچھ حصّہ اپنے لئے۔ کچھ لوکل جماعت اور کچھ مشن کو دیا جائے۔ زراعت کو ملک میں خوب رائج کیا جائے اور اس کے تحت مختلف جگہوں پر فارم بنائے جاویں۔ ان سب تجویزوں پر بھی خدا کے فضل سے تفصیلاً بحث کے بعد اتفاق رائے ہو گیا۔ رات ۹ بجے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ہماری یہ نہایت درجہ کامیاب و کامران مجلسِ شوریٰ اختتام کو پہنچی اور احباب خوشی خوشی اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتے واپس ہوئے۔ محترم امیر صاحب نے الوداعی دعا کرائی اور احباب کو جانے کی اجازت ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

انسانی رُوح میں اللہ تعالیٰ نے تلاش کا مادہ رکھ دیا ہے وہ ہمیشہ اپنے خالقِ حقیقی کی تلاش میں سرگرداں رہتی ہے۔ خالقِ حقیقی مِل جائے تو اس کے نت نئے جلووں کی تلاش جاری رہتی ہے۔

تلاشِ مسلسل

میں اسی تلاش کی واردات کو نظم میں پیش کیا گیا ہے۔

تلاشِ مسلسل

نسیم سیفی کی نظموں کا ایک مجموعہ ہے

قیمت :- ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

سیفی برادرز

دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماوریٰ

تمہاری مشیت کا ہر ایک پہلو مرے فہم و ادراک سے ماوریٰ ہے
مگر سوچتا ہوں خموشی کہاں تک، مرے بات کرنے کا وقت آگیا ہے

یہ رسم و رہِ عاشقی تو مسلّم یہ رنج و محن راحتوں پر مقدّم
مگر میری منزل سے مُجھ کو صَدا دے کہ اَب کِس قدر فاصلہ رہ گیا ہے

تری یاد سرمایۂ زندگی ہے ترا ذکر زادِ سفر ہے ہمارا
زمانے کو حیرت میں ڈالا ہے ہم نے کہ یہ قافلہ کس طرح چل رہا ہے

صبا ہے کہ صرصر گھٹا ہے کہ طوفاں تمیزِ بہار و خزاں مٹ چلی ہے
یہ کیوں غنچہ و گُل ہیں سہمے ہوئے سے ترے صحنِ گُلشن میں کیا ہو رہا ہے

جو رُوپوش ہے تُو تو ہر ایک شَے پر اندھیرے مسلّط ہوئے جا رہے ہیں
بس اَب منظرِ عام پر آ کہ تیری تو ہر اک تجلّی حقیقت نما ہے

تجھے ہم بہت دیر سے کہہ رہے تھے نسیمؔ آج سمجھی ہے یہ بات تُو نے
کہ ہر دوستی میں نہاں دشمنی ہے زمانہ محبّت سے نا آشنا ہے

نسیم سیفی ۸/۱۰/۷۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چشمۂ آبِ زلال

غم کی دولتِ بے پایاں سے یوں تو مالا مال ہیں ہم
کس سے پوچھیں کون بتائے حال سے کیوں بے حال ہیں ہم

تیری بدولت اے غمِ جاناں آپ ہی اپنی مثال ہیں ہم
بستی بستی صحرا صحرا صدیوں سے پامال ہیں ہم

ہم سے پہلے خوابِ محبّت کی کوئی تعبیر نہ تھی
بزمِ جہاں میں اے دل والو اِک فرخندہ فال ہیں ہم

دیدہ و دِل پر کیا گزرے گی اَب کے برس معلوم نہیں
وقت کے لب پر اے غمِ دوراں اِک خاموش سوال ہیں ہم

دُوری اور حضوری کیا ہے عشق و طلب کی راہوں میں
لاکھ ہو دُوری راہ میں حائل پھر بھی شریکِ حال ہیں ہم

جب بھی پیار کا نغمہ چھیڑا سنگِ ملامت ٹوٹ پڑے
دہر کے آئینے پہ یارو آج بھی گردِ ملال ہیں ہم

ہے اس نفسانفسی میں بھی ہم سے بھرم میخانے کا
ویرانے میں تشنہ لبو اک چشمۂ آبِ زلال ہیں ہم

عبدالرشید شہید

تبصرہ :-

ذکرِ حبیب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرتِ مبارکہ کے چند پہلو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کے ہر فرد کے لئے یہ بات ازبس ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ سے نہ صرف پوری طرح واقف ہو بلکہ ہر ممکن کوشش کرے کہ اپنی زندگی کو حضور علیہ السلام کی زندگی کے مطابق ڈھالے کیونکہ حضورؑ کی زندگی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی حیاتِ طیبہ کا عکس ہے۔

'ذکرِ حبیب' محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ کی جلسہ سالانہ پر کی گئی دو تقریروں کا مجموعہ ہے اور ماہنامہ تحریکِ جدید سے ہدیہ کے طور پر آپ کی خدمت میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

اِس کتاب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور اپنے گھر کے تمام افراد کو بھی پڑھائیں یا خود پڑھ کر سنائیں۔ اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق ان خوبیوں کو اپنی زندگی میں اجاگر کر کے معاشرہ کو بہتر بنائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم ہر نیکی سے وافر حصہ پا سکیں۔ آمین

مینجنگ ایڈیٹر

ماہنامہ تحریکِ جدید۔ ربوہ

مفید اور مؤثر دوائیں

نُور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بُوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچّوں، عورتوں اور مَردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ

تریاقِ اثھرا

اسقاطِ حمل، بچّوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمّل کورس بیس ۲۰ روپے

نُورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یُونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

شہزین

شہزین

شہزین

مرضِ اٹھرا کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ٭ ٹنڈو محمد خان ٭ گوجرانوالہ

عزیز ٹانک

ہر قسم کی اعصابی و عضلاتی کمزوری، کمیٔ خون، خرابیٔ جگر معدہ، پیٹ کی ریحی، دائمی قبض، بواسیر بادی، تبخیرِ معدہ، مراق، جریان، سرعت، دردِ کمر، شانوں کے درمیان ہلکا ہلکا درد، لیکوریا، پرانا کیرا، بلغمی کھانسی، کمزوریٔ نظر، استرخاء، فالج، رعشہ، لقوہ، کمزوری حافظہ، بدنی تھکاوٹ اور دیگر بڑھاپے میں ہونیوالے عوارضات میں مفید اور مجرب ہے۔ قیمت -/۳

ڈاک اور ملنے کا پتہ

دواخانہ حکیم عبدالعزیز چک چھٹہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائدِ اعظم لاہور۔ فون نمبر ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah